بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

ہر شعبہ کا کام ہے کہ فیصلہ کرتے وقت اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ غور اور تدبر اور ہر چیز کی باریکی کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کرے

ہر عہدیدار خاص طور پر اور ہر احمدی عموماً دنیا کے سامنے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے

ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ذمہ داری صرف عہدے داروں کی ہی نہیں ہے ہر احمدی بھی ذمہ دار ہے۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپس کے تعلقات میں مثالی نمونے قائم کریں انصاف کے تقاضے پورے کریں اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیار تک پہنچائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25؍نومبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یایھا الذین اٰمنوا کونوا قومین بالقسط شھداء للّٰہ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللّٰہ اولیٰ بھما فلا تتبعوا الھویٰ ان تعدلوا وان تلوٗا او تعرضوا فان اللّٰہ کان بما تعملون خبیرا۔

فرمایا اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم دُنیا کو کہتے ہیں کہ دنیا کے مسائل کا حل اسلامی تعلیم میں ہے اس کے لئے ہم قرآنی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ میرے کینیڈا کے دورے کے دوران ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ تم کیا حل پیش کرتے ہو آجکل کے مسائل کا۔ میں نے اسے کہا کہ تم دنیا والے اور دنیا کی بڑی طاقتیں اپنے زعم میں مسائل حل کرنے اور دنیا میں امن قائم کرنے اور شدت پسندی کو روکنے کے لئے اپنی تمام کوششیں کر بیٹھے ہو لیکن مسائل وہیں کے وہیں ہیں۔ ایک کوشش ابھی نہیں ہوئی اور وہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس کا حل ہے۔ اس پر خاموش تو ہو جاتے ہیں۔ اس وقت تک تو کسی صحافی نے مجھے براہ راست یہ نہیں کہا کہ ان احکامات کی اگر کوئی عملی حقیقت ہے تو پہلے مسلمان ممالک اپنی اصلاح کریں لیکن ان کے ذہنوں میں یہ سوال اٹھ سکتے ہیں اور اٹھتے ہوں گے اس لئے میں عموماً اپنی جو غیروں کے سامنے تقریریں ہوتی ہیں ان میں پہلے مسلمانوں کی حالت کا ذکر کے پھر ان کو ان طاقتوں کو ان کا اپنا چہرہ دکھاتا ہوں اور صحافیوں کے سامنے اور مختلف انٹرویوز میں یہ بتاتا ہوں کہ مسلمانوں کا اس پر عمل نہ کرنا بھی اسلام کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی دلیل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرما دیا تھا کہ مسلمانوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ وہ اسلامی تعلیم کی حقیقت بھلا دیں گے اور اپنی نفسانی خواہشات اور اپنے ذاتی مفادات ان کی ترجیح بن جائیں گے۔ اس وقت جب ایسی صورت ہوگی آپ کے غلام صادق کا ظہور ہوگا جس کا ذکر قرآن میں بھی ہے اور جس کے ظہور کے زمانے کی نشانیاں قرآن کریم نے بھی بیان فرمائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑے واضح طور پر کھول کر بیان فرمائیں۔ اس لئے ایک احمدی مسلمان کے لئے ان حالات میں

پریشان ہونے کی بجائے ایک لحاظ سے خوشی کا مقام ہے، یہ تسلی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی جو حالت بیان کی تھی اور خاص طور پر علماء کی حالت کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ پوری ہوئی۔ہم احمدی مسلمان اس لحاظ سے بھی خوش ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے دوسرے حصہ کو بھی پورا کرنے والوں میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے والے بھی ہیں۔لیکن کیا اتنی بات ہمیں ہمارا مقصد حاصل کرنے والا بنا دے گی۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہئے۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے یہ آیت میں اپنی بہت سی تقریروں میں جو غیروں کے سامنے بیان کرتا ہوں اور انہیں بتاتا ہوں کہ اسلام جب انصاف اور عدل قائم کرنے کا کہتا ہے تو اس کے لئے جو معیار قائم کرتا ہے وہ اس آیت میں درج ہے اور اکثر لوگ اس سے بڑے متاثر ہوتے ہیں اپنے تبصروں میں اس کا ذکر بھی کرتے ہیں لیکن ہمارا کام صرف علمی طور پر دوسروں کو متاثر کرنا نہیں ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہمیں قرآنی احکامات کی عملی مثالیں اپنے عمل سے دکھانے کی ضرورت ہے۔۔ دنیا ہم سے پوچھ سکتی ہے کہ تمہارا ایک جماعتی نظام ہے تم ایک جماعت ہو تم ایک ہاتھ پر اٹھنے اور بیٹھنے کا دعویٰ کرتے ہو تمہارا ایک دوسرے سے معاشی اور معاشرتی معاملات میں واسطہ پڑتا ہے کیا تم انصاف اور ایمانداری کے اس معیار پر اپنے معاملات طے کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک جگہ شروع میں ''قسط'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور دوسری جگہ ''عدل'' کا جس کے معنی ہیں برابری، مکمل انصاف اور اعلیٰ اخلاقی معیار، کسی بھی قسم کی طرفداری سے مکمل طور پر پاک ہونا اور بغیر کسی جھکاؤ اور اثر کے کام کرنا۔اب ہم میں سے ہر ایک کو یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اپنے معاملات طے کرتے ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کے لئے اپنے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کے لئے اپنے والدین کے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کے لئے اپنے قریبی رشتہ داروں کے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں۔قریبی رشتہ داروں سے یہاں مراد سب سے پہلے تو بچے ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کے لئے اپنی خواہشات کو دبانے کا حوصلہ رکھتے ہیں اور عملاً ثابت کر کے اس کو دکھا بھی سکتے ہیں؟ یہ سب ایسی باتیں ہیں جو معمولی چیز نہیں۔اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے یہ نمونے قائم کر کے ہمیں دکھائے۔ چنانچہ واقعہ آتا ہے قادیان کے مزارعوں کے ساتھ ایک خاندانی مقدمہ چل پڑا اور مزارعوں کے حق میں سچائی بیان کر کے اس مقدمے میں آپ نے اپنے خاندان کے مالی نقصان کی کوئی پرواہ نہیں کی بلکہ ان غریب مزارعوں نے باوجود یہ علم ہونے کے کہ آپ مالک ہیں اس میں حصہ دار ہیں عدالت میں آپ کی گواہی پر فیصلہ کرنے کا کہا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ ہمیشہ حق اور انصاف پر قائم ہوتے ہوئے گواہی دیں گے چنانچہ آپ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

پس آپؑ یہ معیار اپنے ماننے والوں میں بھی قائم فرمانا چاہتے ہیں اس لئے کہ آپ وہ جماعت بنانا چاہتے ہیں جو قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والی ہو جس کے نیکیوں کے معیار بلند ہوں اس لئے آپ نے قرآن کریم کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرنے کا عہد ہم سے بیعت میں لیا ہے۔قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔فرمایا: میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل وانصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جواں مردوں کا کام ہے۔فرماتے ہیں: اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش بھی آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردہ میں

دھوکہ دے کر اس کے حقوق دبا لیتا ہے۔ آپ علیہ السلام اپنی جماعت کے افراد سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کے معیار بہت بلند ہوں اور وہ عمل ہوں جو قرآنی تعلیم کے مطابق ہوں۔ حقوق غصب کرنے والوں اور ناانصافی کرنے والوں میں شامل نہ ہوں۔ اگر فیصلے کرنے کا اختیار ملے تو ہر رشتہ سے بالا ہو کر فیصلہ ہو، چاہے اس فیصلہ سے اپنے آپ کو نقصان پہنچ رہا ہو یا اپنے والدین کو نقصان پہنچ رہا ہو یا قریبی رشتہ داروں، اپنے بچوں کو نقصان پہنچ رہا ہو لیکن انصاف کے اعلیٰ معیار بہرحال قائم ہونے چاہئیں۔ پس یہ نمونے جب ہم آپس میں قائم کریں گے تو دنیا کو بھی کہہ سکیں گے کہ آج ہم ہیں جو اپنے اندر یہ تبدیلی لاکر اور اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے دشمن سے بھی انصاف کا حوصلہ رکھتے ہیں اور کرتے ہیں۔ سچی گواہی دیتے ہیں چاہے اپنے خلاف ہو۔ اپنے والدین کے خلاف ہو یا اپنے بچوں اور دوسرے قریبیوں کے خلاف دینی پڑے۔ یہ نمونے ہم اس لئے قائم کر رہے ہیں کہ آئندہ دنیا کی رہنمائی ہم نے کرنی ہے۔ اگر یہ نمونے نہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں سے دُور جا کر اپنے عہدوں سے خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔

پس ہر احمدی کو اور خاص طور پر عہدیداروں کو یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ کس حد تک اپنی امانتوں کے حق ادا کرتے ہوئے انصاف اور عدل کے اس معیار پر قائم ہیں کہ ان کا ہر فیصلہ جو ہے وہ انصاف کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ میں کینیڈا گیا ہوں تو وہاں بھی بعض عہدیداروں کے بارے میں لوگوں کو شکایت ہے کہ انصاف سے کام نہیں لیتے۔ ہر شعبہ کا کام ہے کہ فیصلہ کرتے وقت اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ غور اور تدبر اور ہر چیز کی باریکی کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کرے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ صحیح فیصلہ کی توفیق دے۔ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے دعا ضرور کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ۔ کہ مؤمن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ یہ نہ سمجھیں کہ صرف مرکزی عہدیدار ہی مخاطب ہیں بلکہ صدران اور ان کی عاملہ کے ممبران بھی شامل ہیں جن کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا وہ انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہے ہیں اور صرف کینیڈا کی بات نہیں ہے جرمنی سے بھی یہی شکایتیں ہیں اور یہاں بھی اور دوسرے بعض ممالک میں بھی۔ پس اپنے رویوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے ورنہ انصاف کے تقاضے پورے نہ کر کے نہ صرف امانت اور عہدوں کا خیال نہیں رکھ رہے بلکہ خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ خدمت کر کے ثواب لینے کی بجائے ناانصافیاں کر کے یا متکبرانہ رویے دکھا کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والے بن جاتے ہیں۔ پس ہمارے عہدے داروں کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہے ہیں؟ اپنے کام سے بھی انصاف کر رہے ہیں اور جن سے واسطہ پڑ رہا ہے ان سے بھی انصاف کر رہے ہیں؟ صرف صدر ہونا یا سیکرٹری ہونا یا امیر ہونا کوئی حیثیت نہیں رکھتا نہ کسی کی بخشش کے سامان کرنے والے ہیں یہ عہدے۔ نہ ہی اللہ تعالیٰ پر اور اس کی جماعت پر کوئی احسان ہے۔ اگر یہ اپنی امانتوں اور عہدوں کے اس طرح حق ادا نہیں کر رہے جس طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو کوئی فائدہ نہیں۔ پس خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر ایک عہدیدار کو کام کرنا چاہئے اور ہر فیصلہ میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کریں۔ اگر کوئی معاملہ سامنے آئے جس کے بارے میں پہلے غلط فیصلہ ہو چکا ہے تو جیسا کہ میں نے کہا اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے ان فیصلوں کو درست کریں اپنے اخلاق کو بھی درست کریں اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو بھی یاد رکھیں کہ **وقولوا للناس حسنا** کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور ملاطفت سے بات کرو اعلیٰ اخلاق سے بات کرو۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیا کے ہر ملک میں عہدیداروں کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ہر معاملے میں اپنے نمونے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا ہر عہدیدار خاص طور پر اور ہر احمدی عموماً دنیا کے سامنے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے۔ ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ذمہ داری صرف عہدے داروں کی ہی نہیں ہے

ہر احمدی بھی ذمہ دار ہے۔اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپس کے تعلقات میں مثالی نمونے قائم کریں انصاف کے تقاضے پورے کریں اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیار تک پہنچائیں۔ایک دوسرے سے معاملات میں مکمل طور پر کسی بھی قسم کی طرفداری سے اپنے آپ کو پاک کریں۔کسی بھی طرف ان کا جھکاؤ نہ ہو۔احمدی کی گواہی اور بیان اپنے انصاف اور سچائی کے لحاظ سے ایک مثال بن جائے اور دنیا یہ کہے کہ اگر احمدی نے گواہی دی ہے تو پھر اسے چیلنج نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ گواہی انصاف کے اعلیٰ معیار پر پہنچی ہوئی ہے۔اگر ہم یہ کرلیں تو ہم اپنی تقریروں میں اپنی باتوں میں اپنی تبلیغ میں سچے ہیں ورنہ پھر جیسے دوسرے ویسے ہم۔

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے عہد بیعت میں تمام قسم کی برائیوں سے بچنے کا عہد کیا ہے اور عہد پر توجہ نہ دینا اور جان بوجھ کر اس پر عمل نہ کرنا خیانت ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حقیقی مؤمن کی نشانی بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر نیز صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی امانت اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں۔پھر ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا جو عہدیداروں کو بھی سامنے رکھنی چاہئے اور ہر احمدی کو بھی کہ تین امور کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرسکتا اور وہ تین باتیں یہ ہیں خدا تعالیٰ کے لئے کام میں خلوص نیت دوسرے ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اور تیسرے جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر رہنا۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے والے بنیں۔کبھی کسی بھی قسم کی اگر گواہیوں کی ضرورت پڑے تو اس میں خیانت کے مرتکب نہ ہوں۔جماعت کا ہر عہدیدار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کو پورا کرنے والا اور ادا کرنے والا ہو۔اپنی تمام ذمہ داریوں کو انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ادا کرنے والا ہو۔یہ خوبصورت تعلیم ہماری نسلوں میں بھی جاری رہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش بھی کرنی چاہئے تا کہ جب وقت آئے تو ہم دنیا میں حقیقی انصاف قائم کرکے دکھانے والے ہوں۔وہ انصاف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور جس کے نمونے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے قائم فرمائے اور جس کی توقع آپ نے اپنے ماننے والوں سے بھی رکھی۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں کچھ جنازے غائب پڑھاؤں گا۔پہلا جنازہ ہے مکرم عدنان محمد کردیہ صاحب جو حلب کے رہنے والے تھے سیریا کے ان کا جنہیں 2013ء میں سیریا کی ایک دہشت گرد تنظیم نے اغوا کیا تھا اس کے بعد شہید کیا۔

فرمایا دوسرا جنازہ ہے مکرم بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان کا جو 7رنومبر 2016ء کو 93 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

تیسرا جنازہ غائب مکرم رانا مبارک احمد صاحب کا ہے جو لاہور کے رہنے والے تھے اس کے بعد یہاں آگئے۔5رنومبر 2016ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہرسہ مرحومین کے کوائف بیان فرمائے اور ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 25 November 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB